

**جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہے۔**

**نام: تربیتی دستور العمل برائے ورکشاپ برائے جمہوریت اور پاکستانی نوجوان**

**تحقیق وتدوین:** محمد حسین

**نظر ثانی: غلام مرتضیٰ، ارسہ شفیق**

**تزئین وآرائش**:

**سن اشاعت**: 2023

**پیشکش: ادارہ امن و تعلیم، اسلام آباد** (Peace and Education Foundation)

**ویب سائیٹ:**  [www.pef-global.org](http://www.pef-global.org) **ای میل:** [mail@pef-global.org](mailto:mail@pef-global.org)

# فہرست

[پہلا دن 5](#_Toc148438113)

[تعارفی سیشن 6](#_Toc148438114)

[ادارہ امن و تعلیم کا مختصر تعارف 7](#_Toc148438115)

[ورکشاپ کے مقاصد 8](#_Toc148438116)

[شرکاء کا باہمی تعارف 9](#_Toc148438117)

[ورکشاپ کے اصول 12](#_Toc148438118)

[سیشن نمبر1 بنیادی اصطلاحات اور تصورات کا اجمالی تعارف 14](#_Toc148438119)

[سیشن نمبر 2 عالمی منظرنامے میں پاکستان کا جمہوری نظام 20](#_Toc148438120)

[سیشن نمبر 3 جمہوریت، اسلام اور مسلم دنیا 22](#_Toc148438121)

[سیشن نمبر 4 جمہوریت اور بیانیے(عملی مشق) 23](#_Toc148438122)

[دوسرا دن 28](#_Toc148438123)

[سیشن نمبر 1 ریاست، حکومت اور حکمرانی پاکستان کا جمہوری نظام کا جائزہ 29](#_Toc148438124)

[سیشن نمبر2 آئین پاکستان: بنیادی انسانی حقوق اور بطور شہری ہماری ذمہ داریاں 31](#_Toc148438125)

[سیشن نمبر3 پاکستانی نوجوان اور جمہوریت: فرد واحد کی طاقت 32](#_Toc148438126)

[سیشن نمبر4 پاکستان میں نتخابات اور انتخابی عمل 33](#_Toc148438127)

[دستاویز: انتخابات 35](#_Toc148438128)

[تیسرا دن 37](#_Toc148438129)

[سیشن نمبر 1 جمہوریت میں میڈیا کا کردار 38](#_Toc148438130)

[سیشن نمبر 2 سیڈ پراجیکٹس برائے جمہوریت کی تیاری 39](#_Toc148438131)

[سیشن نمبر 3 سیڈ پروجیکٹس کے ابتدائی ڈرافٹ کی تیاری اور پیشکش 40](#_Toc148438132)

[سیشن نمبر4 تاثرات اور اختتامی تقریب 41](#_Toc148438133)

پہلا دن

## **تعارفی سیشن**

**مقاصد:**

* ادارہ امن و تعلیم اور تربیتی ورکشاپ کے مقاصد سے آگاہی
* شرکاء کا باہمی تعارف
* تربیتی ورکشاپ کے بنیادی اصول و ضوابط سے آگاہی

**اظہارِ تشکر**

معزز شرکاء کرام!

ہم جمہوریت کے حوالے سے منعقدہ اس تربیتی ورکشاپ میں آپ کی شرکت کے لیے آپ کے شکرگزار ہیں۔ اور اس تین روزہ ورکشاپ میں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں آپ کے بھرپور کردار پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس ورکشاپ میں سیکھی گئی مہارتوں، باہمی روابط و تعلقات اور دیگر وسائل کو اپنے استعداد کار میں اضافہ اور معاشرے میں مثبت تبدیلی کے لیے برویے کار لائیں گے۔ نوجوانوں کے ذریعے معاشرے میں ہم آہنگی اور امن کے بیانیے کو فروغ دینے میں یہ ورکشاپ آپ کے لیے مفید و مددگار ثابت ہو گی۔

اس ورکشاپ میں مختلف عقائد اور طبقات فکر کے نوجوان خواتین و حضرات شامل ہیں جن کی شرکت سے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنےاور ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرنے کا موقع میسر آئے گا۔ یہ ورکشاپ ہمیں درپیش مسائل اور میسر وسائل کے حوالے سے مختلف نقطۂ ہائے نظر، معلومات، مہارتوں اور تجربات کے باہمی تبادلہ کا موقع فراہم کرے گی۔ ہمیں امید ہے کہ اس ورکشاپ سے ہمیں سیاسی و جمہوری میدان میں بطور مؤثر کارکن اپنے انفرادی کردار کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور مہارتوں میں اضافے کے ذریعے ہم مثبت اجتماعی تبدیلی کے عمل میں بھرپور انداز میں اپنا حصہ ڈال سکیں گے۔

## **ادارہ امن و تعلیم کا مختصر تعارف**

ادارہ امن و تعلیم (Peace and Education Foundation) ایک غیر سرکاری، غیر منفعتی اور غیر سیاسی تنظیم ہے جس کا بنیادی مقصد مختلف اداروں کے اشتراک عمل سے تربیتی، تعلیمی اور تحقیقی نوعیت کے منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ ان منصوبوں کا مقصد افراد کی مہارتوں اور صلاحیتوں میں اضافے کے ذریعے مختلف طبقات کے مابین ہم آہنگی، پُرامن بقائے باہمی اور مکالمہ کی ثقافت کو فروغ دے کر سماجی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کرنا ہے۔ یہ ادارہ 2009 میں کراچی میں رجسٹر ہوا اور اپنے قیام سے لے کر آج تک مندرجہ ذیل مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں ہے:

* مختلف طبقات اور مکاتبِ فکر سے وابستہ لوگوں کو ایک پر اعتماد ماحول میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلیم و ترقی اور امن و ہم آہنگی کے فروغ کے لیے معلومات و تجربات کے باہمی تبادلہ کا موقع فراہم کرنا۔
* تعمیر امن کے لیے مذہبی طبقات کی کاوشوں کو سراہنااور انہیں معاشرتی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانا۔
* تعلیم، ترقی اور تعمیرِ امن جیسے موضوعات پر تحقیق، تحریر اور مکالمے کا فروغ۔
* معاشرے کے مختلف طبقات اور افراد کو تعمیری اور تخلیقی انداز میں اپنے تنازعات حل کرنے میں مدد دینا۔
* ادارہ امن و تعلیم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کیجئے:

[www.pef-global.org](http://www.pef-global.org)

## **ورکشاپ کے مقاصد**

* مختلف عقائد اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے لیے جمہوریت، اس کے مختلف عملی نظاموں، اسلامی و جمہوری اقدار ، مسلم دنیا اور پاکستان کے حوالے سے تفہیم میں اضافہ کرنا
* مختلف عقائد، جماعتوں اور علاقوں سے وابستہ نوجوانوں کے درمیان تنوع، مکالمہ اور ہم آہنگی کو فروغ دینا
* جمہوریت کی تقویت اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے سیڈ پروجیکٹس کی تیاری میں شرکاء کی معاونت اور رہنمائی کرنا۔
* یہ ورکشاپ یونیورسٹی اور مدارس کے طلبہ اور مذہبی جماعتوں کے نوجوان سیاسی کارکنوں کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے جو پاکستان کے جمہوری نظام کے بارے میں مزید جاننے میں اور جمہوری عمل میں شامل ہونے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

## **شرکاء کا باہمی تعارف**

سہولت کار تمام شرکاء سے فرداً فرداً چند منٹوں میں اپنا مختصر تعارف کرانے کے لیے کہیں۔

**سرگرمی: اعتماد سازی**

**مقاصد**

* نئے لوگوں سے ملنا
* مشترکہ دلچسپیوں کی شناخت کرنا
* مختلف طبقات فکر اور پس منظر سے وابستہ لوگوں کو ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کا موقع دینا

**ضروری مواد:** گروپ میں ہر شخص کے لیے ورک شیٹ 1۔ 1 کی نقول

**سہولت کار کے لیے ہدایات:**پورے گروپ کو ورک شیٹ 1-1 دے کر کہیں کہ سارے شرکاء ایک دوسرے سےاس فارم میں درج کاموں کے بارے میں پوچھ لیں اور جن چیزوں میں اشتراک پایا گیا وہاں ان ساتھیوں کا نام درج کریں۔ یہ سرگرمی اپنے مقررہ وقت میں مکمل ہونی چاہئے۔

**ڈی بریف:**

شرکاء سے پوچھیں کہ کون سب سے زیادہ لوگوں سے ملا۔ اس سرگرمی کے لیے مختص وقت کے اندر جو شخص سب سے زیادہ لوگوں سے مل کر ان کے نام لکھے گا اسے خصوصی طور پر سراہا جائے۔ اس کے بعد شرکاء سے پوچھیں کہ انہوں نے اس پوری سرگرمی کے دوران کیا محسوس کیا اور ان کو اس کا کیا مقصد یا فائدہ سمجھ میں آیا۔ آپ ان سے پو چھ سکتے ہیں کہ انہیں ایک دوسرے کے بارے میں سب سے زیادہ کون سی دلچسپ معلومات حاصل ہوئیں۔ سب سے دلچسپ سامنے آنے والے نکات کو کچھ سوالات کے ذریعے دہرایا جائے مثلاً کون کھانا پکانا جانتا ہے؟ اور آپ کیا کیا پکا سکتے ہیں؟ اس امر کو یقینی بنائیں کہ آپ لوگوں کے نام دہرائیں تاکہ گروپ ایک دوسرے کو جان سکے۔

**اس سرگرمی سے ہم نے کیا سیکھا:**

* انسانی انتخاب/دلچسپیاں ان کی شناخت سے بالاتر ہوتے ہوئے ایک جیسی ہوسکتی ہے۔
* عام طور پر لوگ ایک ہی طرح کے طرز عمل کا مظاہرہ کرتےہیں۔
* ہماری پسند اور ناپسند ایک جیسی ہوسکتی ہے۔

ورک شیٹ: 1۔ 1

**-1ہم ہیں!**

اس گروپ میں ایسے لوگوں کے نام لکھیں:

|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| جنہوں نے دوسرے مسالک و مذاہب کی عبادت گاہوں کا دورہ کیا ہو۔ | جنہوں نے بیرونِ ملک سفر کیا ہو۔ | جو ایک سے زیادہ زبانیں جانتے ہوں۔ |
| جو اسی ادارے میں کام کر رہے ہوں یا کر چکے ہوں ، جن میں آپ کام کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں۔ | جو اسی پارٹی کے ووٹر یا سپورٹر ہوں جس کو آپ سپورٹ کرتے ہیں۔ | جو اسی شہر میں پیدا ہوئے ہوں جس میں آپ پیدا ہوئے ہیں۔ |
| جو اسی سال پیدا ہوئے ہوں جس سال آپ پیدا ہوئے تھے۔ | جو دیگر مسالک و مذاہب کے بارے میں اُن کے اپنے لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہوں۔ | جن کے مشغلے وہی ہوں جو آپ کے مشغلے شمار ہوتے ہیں۔(باغبانی، کتب بینی، فلم بینی، سیر و تفریح، کھیل وغیرہ) |
| جو انہی مفکر، مبلغ یا مقرر سے متاثر ہوں جن سے آپ متاثر ہیں۔ | جو سوشل میڈیا پر مختلف عقائد سے وابستہ انہی گروپس اور پیجز کو فالو کرتے ہوں جن کو آپ بھی فالو کرتے ہوں۔ | جو قومی یا عالمی خبروں کے لیے انہی اخبارات، چینلز یا ڈیجیٹل سورسز کا استعمال کرتے ہیں جو آپ استعمال کرتے ہیں۔ |

**متبادل سرگرمی برائے اعتماد سازی**

شرکاء سے کہیں کہ وہ اپنی نشستوں سے اٹھیں اور پانچ منٹ کے اندر زیادہ سے زیادہ افراد کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کریں۔ پانچ منٹ بعد سہولت کار شرکاء سے پوچھیں کہ کون سب سے زیادہ لوگوں سے ملا۔ اس سرگرمی کے لیے مختص وقت کے اندر جو شخص سب سے زیادہ لوگوں سے مل کر ان کے نام لکھے گا، اسے خصوصی طور پر سراہا جائے۔ اس کے بعد شرکاء سے پوچھیں کہ انہوں نے اس پوری سرگرمی کے دوران کیا محسوس کیااور ان کو اس کا کیا مقصد یا فائدہ سمجھ میں آیا۔ آپ ان سے پو چھ سکتے ہیں کہ انہیں ایک دوسرے کے بارے میں سب سے زیادہ کون سی دلچسپ معلومات حاصل ہوئیں۔ سب سے دلچسپ سامنے آنے والے نکات کو کچھ سوالات کے ذریعے دہرایا جائے۔

**متبادل سرگرمی برائے اعتماد سازی اور باہمی شناخت**

شرکاء سے کہیں کہ وہ پانچ منٹ کے لیے آنکھیں بند کریں اور اپنے بارے میں غور کریں وہ کون ہیں۔ پانچ منٹ بعد جب وہ آنکھیں کھولیں تو ان سے کہیں کہ ہر ایک ہانچ پتیوں پر مشتمل ایک پھول بنائے۔ ہر پتی پر اپنی شناخت، پہچان یا تعارف کا ایک لفظ لکھے۔

سہولت کار شرکاء سے کہیں کہ جو لوگ پھول کی پتیوں پر لکھا اپنا پنچ حرفی تعارف باقی شرکاء کے ساتھ شیئر کرنا چاہیں تو ایک ایک کر کے کریں۔ جب سب کا تعارف ایک دوسرے کے ساتھ شیئر ہو جائے تو ان سے پوچھیں کہ ان تعارف اور شناخت میں وہ شناخت کونسی ہے جو اس نے خود اپنایا ہے اور وہ تعارف یا شناخت کونسی ہے جسے کسی اور نے اسے دیا ہے۔

شرکاء سے پوچھیں کہ ان پانچ میں سے سب سے اہم ترین یا حساس ترین دو شناخت کونسی ہیں؟ اس کی نشاندہی کریں۔

اس سرگرمی سے انسان اس بات کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ کس طرح ہماری شناخت ایک پیچیدہ معاملہ ہے۔ ہماری شناخت میں ہماری فیملی، اساتذہ، دوست، مذہبی رہنما، سیاست دان، پیشہ وارانہ ماہر،میڈیا سے وابستہ لوگ سب کردار ادا کرتے ہیں۔

## **ورکشاپ کے اصول**

ورکشاپ کی سرگرمیوں میں سہولت کاری کے دوران درج ذیل اصولوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

**مساوات**

اس ورکشاپ کے دوران سبھی شرکاء کے مابین مساوات اور برابری قائم رکھنا بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ورکشاپ کی سرگرمیوں کے دوران یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کسی بھی مسلک ومذہب، رنگ ونسل، صنف، زبان و ثقافت سے وابستہ شخص کو باقی لوگوں سے کم تر یا برتر نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک کو یکساں طور پر قابل احترام انسان سمجھا جاتا ہے۔ ہم میں سے اکثرنے اپنے مذہبی عقائد اور سماجی رویے اپنے آبا و اجداد، خاندان، قوم اور علاقائی رسوم سے غیر شعوری طور پر اخذ کیے ہیں جبکہ ہماری سوچ و کردار پر ہمارے ماحول، تعلیم و تربیت اور تجربات کا بھی گہرا اثر ہوتا ہے چنانچہ ہماری کسی خاص رنگ نسل، زبان و علاقہ، سوچ یا عقیدے سے وابستگی یا جسمانی طور پر دوسروں سے مختلف ہونا بحیثیت انسان دوسرے انسانوں سے کم تری یا برتری کا موجب نہیں ہے۔ بطور انسان ہم سب یکساں اور مساوی ہیں۔

**تنوع پسندی**

تعمیر امن کے سلسلے میں کی جانے والی سرگرمیوں کے دوران تنوع پسندی کا ثبوت دینا نہایت اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس اصول کی مدد سے ہم مختلف مذہبی و سماجی روایات کے باقی رہنے اور پروان چڑھنے کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے پُرامن بقائے باہمی کے اصول کے مُطابق زندگی گزارنے کی اہمیت اُجاگر کرپاتے ہیں۔ تنوع پسندی اپنانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہم دُوسروں پر اپنا طرزِ زندگی اور عقیدہ مسلط کرنے کے بجائے انہیں اپنے عقیدے اور ثقافتی اُصولوں کی روشنی میں زندگی گزارنے کا بنیادی انسانی حق فراہم کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص مذہبی بنیادوں پر دُوسروں کو اپنے سے کم تر نہ سمجھے۔

**توازن**

تعمیرِ امن کے لیے منعقد کی گئی سرگرمیوں کے دوران توازن کا اصول اپنا نانہایت ضروری ہے۔ اس اصول کی مدد سے متنوع مذہبی و سماجی گروہ کے ہر ایک رکن کو اپنی مذہبی شناخت کے اظہار اور اپنی رُوحانی ضروریات پوری کرنے کا بھرپور موقع دیا جاتا ہے۔ اس لیے شرکاء سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ توازن کے اُصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جانبداری سے گریز کریں گے اور ایسے گروہوں کے مابین نزاعی ماحول پیدا نہیں ہونے دیں گے جن کے درمیان پہلے سےمذہبی، سیاسی، سماجی یا معاشی تنازعات موجود ہوں۔

**رضا کارانہ ماحول قائم کرنا**

تربیتی ورکشاپ میں شامل ہر شخص سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ورکشاپ کی جملہ سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، چنانچہ ہر ایک کو یکساں طور پر بات کرنے اور ہر سرگرمی میں حصہ لینے کا پُورا موقع دیا جاتا ہے۔ البتہ اگر شرکاء میں سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا یا کسی سرگرمی میں شرکت سے گریز کرنا چاہتا ہے تو اُسے بات کرنے پر غیر ضروری اصرار کر کے شرمندہ نہیں کیا جاتا۔ ۔ اگرچہ ہم فرض کرلیتے ہیں کہ تربیتی ورکشاپس کی سرگرمیوں میں شرکت پر آمادہ ہونے والے تمام لوگ دُوسرے اداروں، تنظیموں اور عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن بعض وجوہات کی بنا پر کوئی شخص کسی خاص سرگرمی میں شریک ہونے میں دقت محسوس کرسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ورکشاپ کی کسی سرگرمی کے دوران کوئی شخص اپنے آپ کو زدپذیر (vulnerable)، غصے میں یا بوریت یا امتیازی سلوک کا شکار محسوس کررہا ہو۔

ورکشاپ کو مؤثر اور مفید بنانے کے لیے ایسا رضاکارانہ ماحول درکار ہوتا ہے جس میں مختلف مذہبی طبقات فکر سے وابستہ تمام شرکاء بہتر انداز میں سیکھ سکیں۔ یہ تربیتی ورکشاپ میں شامل افراد کا حق بنتا ہے کہ وہ تربیتی مواد میں شامل سرگرمیوں پر بے لاگ تبصرہ کریں اور ایسی سرگرمیوں کی نشاندہی کریں جن میں شرکت سے وہ خطرات محسوس کرتے ہیں۔

مختلف مذہبی اداروں، تنظیموں اور طبقات فکر سے تعلق رکھنے والے افراد یا گروہوں کے مابین باہمی احترام کا رشتہ ورکشاپ کے دوران کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ شرکاء کے درمیان ترجیحات کے فرق کو دیکھتے ہوئے باہمی احترام کا ماحول کا پیدا کرنا ضروری ہوجاتا ہے تاکہ تربیتی سرگرمیوں میں ہر ایک بخوشی شامل ہوسکے۔

**گوشہ آرام سے باہر نکلنا**

ورکشاپ کے دوران باہمی تعارف اور کچھ ابتدائی سرگرمیوں کے بعد لوگ ایک دُوسرے کی بات سننا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات شرکاء میں سے کچھ لوگ ایسی سرگرمیوں کا حصہ نہیں بننا چاہیں گے جو ان کے لیے بے چینی کا باعث بنیں۔ کچھ دوسرے لوگ معاملات کی گہرائی تک پہنچنے کے لیے اپنے آپ کو وقتی طور پر بے چین کرنے سے ہرگز نہیں گھبرائیں گے۔ اس تربیتی مواد کو تیار کرنے والوں کا خیال ہے کہ ورکشاپ میں سب سے بڑا چیلنج یہ ہوتا ہے کہ آپ دُوسروں کے بارے میں اُن سے براہ راست درست آگہی حاصل کرسکیں۔ اسی طرح اگر کچھ لوگ بعض سرگرمیوں کا حصہ نہ بننا چاہیں تو انہیں ناکامی یا شرمندگی کا احساس نہ دلایا جائے۔ اگر کچھ شرکاء اپنے گوشہ آرام یا پہلے سے قائم شدہ متعصبانہ طرزِ فکر سے باہر آجائیں تو باقی لوگوں کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ ایک قدم آگے بڑھ سکیں۔ تاہم اگر کچھ لوگ بے چینی پر قابو نہ پاسکیں تو وہ دُوسروں کو بھی پہلے سے قائم شدہ تصورات سے باہر آنے میں مدد نہیں کرسکتے۔ اس ورکشاپ کے شرکاء نئے حقائق سے آگاہی تبھی حاصل کر پاتے ہیں جب وہ برسوں پر محیط اپنے گوشہ آرام سے باہر نکل کر وسعت نظری پیدا کرنے کی ہمت کریں اور دوسروں کے لیے ہمدردی کے برتاو کا انتخاب کریں۔

**شراکت**

ورکشاپ میں شامل ہر ایک فرد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ورکشاپ کی سرگرمیوں میں یکسوئی سے بھرپور حصہ لے۔ تمام شرکاء کو یکساں طور پر حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ تمام سرگرمیوں میں مؤثر انداز میں شامل ہوسکے اور گروپ ورک کے دوران اپنی رائے کا کھل کر اظہار کرسکے۔ ورکشاپ کی سرگرمیوں کے دوران مختلف مذہبی و سماجی پس منظرکے لوگ آپس میں سوچ کے نئے زاویے روشن کرتے ہیں۔ مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ مل جل کر کام کرنے سے نئی جہتیں اور نئے میدان سامنے آتے ہیں اور لوگ مل جل کر اپنے معاشروں میں تعمیرِ امن کی سرگرمیوں کا آغاز کرتے ہیں یا اپنے پہلے سے جاری کردار کو مزید مؤثر بنانے کے لیے اپنے استعداد کار میں واضح اضافہ محسوس کرتے ہیں۔

## سیشن نمبر1 بنیادی اصطلاحات اور تصورات کا اجمالی تعارف

**مقاصد:**

* ورکشاپ میں بار بار استعمال ہونے اور زیر بحث آنے والی بنیادی اصطلاحات اور اہم تصورات کا تعارف

**سہولت کار کے لیے ہدایات**

* سہولت کار دی گئی بنیادی اصطلاحات کے متعلق شرکاء سے ان کی آراء پوچھ کر اس تعارفی سیشن کو باہمی طور پر آگے بڑھائیں۔
* معاون سہولت کار اہم نکات کو فلپ چارٹ پر درج کریں اور آخر میں سب کے سامنے اس کا اعادہ کریں۔

**چند بنیادی اصطلاحات**

**• جمہوریت:**

عمومی مفہوم کے تحت جمہویت ایک ایسا نظام حکومت ہے جس میں اقتدار کا سرچشمہ عوام ہے، طاقت براہ راست یا ووٹ کی صورت میں عوام کے پاس ہوتی ہے اور عوام کی منشاء اور فلاح و بہبود کے لیے ایک جامع نظام کے تحت حکومت چلتی ہے اور عوام کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔ جمہوریت اپنے عناصر و اجزاء اور اقدار کی بدولت ایک منفرد نظام حکومت سمجھی جاتی ہے ۔

**• سماج:**

سماج یا معاشرہ **افراد** کے ایسے مجموعے کا نام ہے جو ایک خاص جگہ پر اکٹھے رہتے ہیں اور ان کے درمیان ان کی ایک مشترکہ ثقافت کے تحت وہ باہم جڑے ہوئے ہیں۔ یہ تعلقات اور تعاملات کا ایک پیچیدہ نظام ہے جو مسلسل تبدیلی اور ارتقائی عمل سے گزر رہا ہوتا ہے۔

**• ریاست**:

جعرافیہ، لوگوں کا مجموعہ، طاقت و خود مختاری، اور قوانین پر مشتمل ایک سیاسی نظاام یا ادارہ ہے۔ جس کی خصوصیات جغرافیائی علاقے پر اس کی خودمختاری، طاقت کے جائز استعمال پر اس کی اجارہ داری، اور قوانین بنانے اور نافذ کرنے کی صلاحیت ہے۔

**• حکومت:**

حکومت کسی بھی ریاست، ملک یا علاقے میں لوگوں، اداروں اور طریقہ کار کے ایسے خودمختار بندوبست کا نام ہے جو معاشرے میں اجتماعی فیصلے کرنے، پالیسیاں اور ضوابط بنانے، قوانین نافذ کرنے اور وسائل مختص کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے تاکہ افراد اور اداروں کے رویوں اور تعامل کو قانون اور ضابطے کے دائرہ کار میں رکھا جا سکے۔ حکومتیں عام طور پر اپنے لوگوں کے لیے ضروری خدمات مہیا کرتی ہیں، نظم ونسق برقرار رکھتی ہیں، عوامی وسائل کا انتظام کرتی ہیں، ٹیکس جمع کرتی ہیں، اور اپنے شہریوں یا رعایا کے مفادات کی نمائندگی کرتی ہیں اور ان کے سامنے جوابدہ ہوتی ہیں۔

**• طرز حکمرانی:**

گورننس سے مراد وہ قوانین، ادارے اور انتظامی ڈھانچہ اور طرز عمل ہیں جن کے ذریعے تنظیمیں، ادارے، یا حکومتیں فیصلے کرتی ہیں، پالیسیاں نافذ کرتی ہیں، اور کسی مخصوص ڈومین یا لوگوں کے گروپ پر اختیار اور کنٹرول کا استعمال کرتی ہیں۔ موثر گورننس کا مقصد شفافیت، جوابدہی، اور طاقت اور وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال کو یقینی بنانا ہے، ساتھ ہی ساتھ انصاف پسندی کو فروغ دینا اور اسٹیک ہولڈرز کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ گورننس کا اطلاق ایک تنظیم، کمپنی، حکومت یا بین الاقوامی ادارہ سمیت مختلف اور وسیع تر سیاق و سباق میں ہو سکتا ہے۔

حکمرانی (گورنینس) اورحکومت ایک جیسی اصطلاح ہونے کی وجہ سے اکثر ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتا ہے، لیکن دونوں اصطلاحات کے درمیان ایک لطیف فرق ہے۔ حکومت سے مراد وہ مخصوص ادارے اور لوگ ہیں جو فیصلے کرنے اور نافذ کرنے کے ذمہ دار ہیں، جبکہ گورننس سے مراد قواعد وضوابط کے وسیع تر نظام ہیں جو فیصلے کرنے اور ان پر عمل درآمد کے طریقہ کار کو تشکیل دیتے ہیں۔ ساہ لفظوں میں حکومت ڈھانچہ ہے اور حکمرانی ، اس ڈھانچے کا طرز عمل یا فنکشن ہے۔

**• شہریت کی تعلیم یا سوک ایجوکیشن**

شہریت کی تعلیم یا سوک ایجوکیشن لوگوں کو شہریت کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں سکھانے کا عمل ہے۔ اس کا مقصد افراد کو علم، مہارت، اور ان کے حقوق، ذمہ داریوں، اور جمہوری معاشرے میں شرکت کی سمجھ سے آراستہ کرنا ہے۔ شہری تعلیم فعال اور ذمہ دار شہریت کی اہمیت پر بھی زور دیتی ہے، لوگوں کو شہری و سماجی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی ترغیب دیتی ہے، جیسے ووٹنگ، رضاکارانہ، اور سماجی اور سیاسی مسائل کے حل کے لیے مل جل کر جدو جہد کرنا ۔ سوک ایجوکیشن برادریوں، محلوں اور علاقوں میں مثبت اور تعمیری کردار ادا کرنے اور اپنے ملک کے جمہوری عمل میں مؤثر طریقے سے حصہ لینے کے لیے شہریوں میں آگاہی، بیداری ، حساسیت اور فعالیت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

**• آئین یا دستور**

آئین کسی بھی ملک کا اعلیٰ ترین قانونی دستاویز ہوتا ہے ۔ آئین حکومت کےبنیادی ڈھانچے کی تشریح، اختیارات کی تقسیم، شہریوں کے حقوق ، آزادیوں اور ذمہ داریوں کا تعین ، حکومت اور عوام کے درمیان تعلقات کی وضاحت اور قومی سطح کی اجتماعی فیصلہ سازی کے لیے رہنما اصول اور طریقہ کار کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آئین اصولوں کا مجموعہ ہے جو کسی خودمختار ریاست یا تنظیم کی حکمرانی اور آپریشن کے لیے فریم ورک قائم کرتا ہے۔ آئین عام طور پر تحریری دستاویزات ہوتے ہیں، لیکن وہ غیر تحریری بھی ہو سکتے ہیں۔ پاکستان کا آئین تحریری آئین کی ایک مثال ہے، جبکہ برطانوی آئین ایک غیر تحریری آئین ہے۔

**• انسانی حقوق، انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ**

انسانی حقوق ہر انسان کے وہ بنیادی پیدائشی حقوق اور آزادیاں ہیں جن کے تمام لوگ حق دار ہیں، قطع نظر اس سے کہ وہ کہاں پیدا ہوئے ہیں، وہ کیا مانتے ہیں یا وہ اپنی زندگی کیسے گزارتے ہیں۔ ان کی نسل، جنس، قومیت، جائے پیدائش، زبان، عقیدہ، یا کوئی اور حیثیت سے ان حقوق کے حوالے سے انسانوں میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا ہے۔ یہ حقوق آفاقی، ناقابل تقسیم اور ناقابل تنسیخ تصور کیے جاتے ہیں، یعنی ہر فرد محض انسان ہونے کی وجہ سے ان حقوق کا حق دار ہوتا ہے اور کسی یہ کسی بھی فرد سے چھینا یا الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی حقوق عالمگیر ہیں، یعنی ان کا إطلاق ہر جگہ ہر ایک پر ہوتا ہے۔ وہ ناقابل تقسیم بھی ہیں، یعنی ا اگر ایک حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو تمام حقوق خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔

انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ یا یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس (UDHR) ایک تاریخی دستاویز ہے جو ان بنیادی انسانی حقوق کا تعین کرتی ہے جن کے تمام لوگ حقدار ہیں۔ اسے 1948 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے منظور کیا تھا اور اس کا 500 سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اگرچہ یہ اعلامیہ قانونی طور پر پابند دستاویز نہیں ہے، تاہم اسے کئی ممالک کے آئین میں شامل کیا گیا ہے اور اسے بین الاقوامی قانون کی ترقی کی رہنمائی کے لیے استعمال کیا گیا ہے**۔**

**• سیاسی شرکت**

سیاسی شرکت سے مراد کسی معاشرے یا قوم کے سیاسی عمل اور سرگرمیوں میں افراد کی فعال شمولیت ہے۔ یہ رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح کے اعمال اور طرز عمل پر مشتمل ہے، جس کے ذریعے شہری اپنے ملک میں اپنی رائے، ترجیحات اور مفادات کا اظہار کرتے ہیں۔ سیاسی شرکت کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں جیسے انتخابات میں ووٹ دینا، الیکشن میں کھڑا ہونا ، کسی مہم کے لیے رضاکارانہ طور پر کام کرنا، یا منتخب عہدیداروں سے رابطہ کرنا، حکومت کے عہدہ داروں کو ذمہ دار ٹھہرانا ، سیاسی ریلیوں یا احتجاج میں حصہ لینا، سیاسی جماعتوں یا مفاداتی گروپوں میں شامل ہونا، سیاسی مباحثوں میں شامل ہونا، اور مخصوص پالیسیوں یا کاز کے لیے سرکاری افسران سے رابطہ کرنا وغیرہ۔ سیاسی شرکت جمہوری معاشروں کا ایک بنیادی پہلو ہے، کیونکہ یہ شہریوں کو ان کی زندگیوں کو متاثر کرنے والی پالیسیوں اور فیصلوں کی تشکیل میں آواز اٹھانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

**سیاسی ثقافت**

سیاسی ثقافت سے مراد وہ مشترکہ عقائد، رویے،طرز عمل، اقدار اور اصول ہیں جو سیاست اور حکومت کے حوالے سے معاشرے یا سیاسی برادری کے اجتماعی رویے اور نقطہ نظر کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ کسی معاشرے میں لوگوں کے وہاں کے سیاسی نظام کے ساتھ تعلق کی نوعیت یا تعامل کے طریقے کی عکاسی کرتا ہے۔ سیاسی اختلافات کو مکالموں اور سمجھوتوں کے ذریعے حل کرنا، بحرانوں میں یکجہتی کا مظاہرہ کرنا، احتجاجوں میں عدم تشدد کے طریقوں کو اپنانا، اقتدار کی پُرامن منتقلی کو یقینی بنانا، قانون کی بالادستی، انتخابی منشورات اور سیاسی نعروں کے ذریعے عوام سے کئے گئے وعدوں کو نبھانا وغیرہ جمہوری معاشروں کی سیاسی ثقافت کی عملی مثالیں ہیں۔ ایک ملک یا خطے کی سیاسی ثقافت دوسرے ملک سے سیاسی ثقافت سے نمایاں طور پر مختلف ہو سکتی ہے ۔ مثال کے طور پر، کچھ سیاسی ثقافتیں انفرادیت پر زور دے سکتی ہیں، جبکہ دیگر اجتماعیت کو ترجیح دے سکتی ہیں۔ کچھ جمہوریت اور شرکت کو ترجیح دے سکتے ہیں، جبکہ دوسروں کی آمریت کی تاریخ ہو سکتی ہے۔ کسی معاشرے کے سیاسی کلچر کو سمجھنا اس کے سیاسی رویے، فیصلہ سازی کے عمل اور اس کے سیاسی نظام کی مجموعی حرکیات کا تجزیہ کرنے کے لیے اہم ہے۔

**• پائیدار ترقی کے اہداف، :**

پائیدار ترقی کے اہداف(Sustainable Development Goals or SDGs) اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کی طرف سے 2015 میں اپنائے گئے 17 باہم مربوط اہداف کا مجموعہ ہیں، جن کا مقصد غربت کا خاتمہ، کرہ ارض کی حفاظت اور 2030 تک سب کے لیے خوشحالی کو یقینی بنانا ہے۔

**• انتخابات**

انتخابات ایک باضابطہ اور منظم اور باضابطہ گروپ فیصلہ سازی کا عمل ہے جس میں اہل افراد، عام طور پر کسی ملک کے شہری یا کسی تنظیم کے اراکین، اپنا ووٹ ڈالتے ہیں یا نمائندوں، لیڈروں کو منتخب کرنے یا مختلف مسائل پر فیصلے کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ الیکشن ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے لوگ اس انتخاب کے لیے ووٹ دیتے ہیں کہ کون حکومت میں ان کی نمائندگی کرے گا یا کوئی اور سرکاری عہدہ رکھے گا۔ انتخابات شہریوں کے لیے اپنے ملک کی حکمرانی میں حصہ لینے اور اپنے رہنماؤں کو ان کے اعمال اور فیصلوں کے لیے جوابدہ بنانے کا ایک اہم طریقہ کار ہے۔ انتخابات کا عمل سیاست و حکومت کے علاوہ دوسری نجی اور کاروباری تنظیموں میں بھی استعمال ہوتا ہے، کلبوں سے لے کر رضاکارانہ انجمنوں اور کارپوریشنوں تک۔ انتخابات جمہوری معاشروں کا ایک بنیادی جزو ہیں ۔ انتخابات کے ذریعے جدید نمائندہ جمہوریت سترہویں صدی سے چل رہی ہے۔ انتخابات اقتدار کے ایک شخص یا ایک جماعت سے دیگر نمائندوں تک پُرامن منتقلی کا ایک جمہوری طریقہ ہیں، صدارتی انتخابات، پارلیمانی انتخابات، مقامی انتخابات، اور ریفرنڈم انتخابات کی مختلف شکلیں ہیں۔ انتخابات میں عام طور پر اہل ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے آپس میں مقابلہ ہوتا ہے، اور نتائج کا تعین اکثریت یا پہلے سے طے شدہ قواعد سے ہوتا ہے۔ پاکستان کے سیاسی نظام میں قومی اسمبلی، سینٹ ، صوبائی اسمبلیوں اوربلدیات کی سطح پر حکومتوں کی تشکیل کے لیے انتخابات بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

**• قانون کی حکمرانی**

قانون کی حکمرانی سے مراد یہ ہے کہ قانون سب شہریوں پر یکساں طور پر لاگو اور نافذ ہو۔ کوئی اپنے عہدہ و اختیارات، دولت، سفارش، رشوت، مفادات، تعصبات، اثر رسوخ، رشتہ داری و تعلق داری کی بنیاد پر قانون کو متاثر یا نظر انداز نہ کر سکے۔ ہر امیر و غریب، مقتدر اور کمزور، بے کس اور بے بس کے لیے ایک طرح کا سلوک کرے۔

**• سیاسی جماعت ، سیاسی منشور، مذہبی و سیاسی جماعت :**

سیاسی پارٹی کا منشور ایک دستاویز ہے جو پارٹی کی پالیسیوں اور اہداف کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ یہ عام طور پر انتخابات سے پہلے شائع ہوتا ہے، اور اس کا استعمال ووٹروں کو یہ بتانے کے لیے کیا جاتا ہے کہ پارٹی منتخب ہونے پر کیا کرے گی۔ منشور یا مینی فیسٹو مختلف موضوعات کا احاطہ کر سکتے ہیں، جیسے کہ معیشت، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، احتساب، اور خارجہ پالیسی۔منشور اہم ہیں کیونکہ وہ ووٹروں کو مختلف جماعتوں اور ان کی پالیسیوں کا موازنہ کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ وہ ایک بینچ مارک بھی فراہم کرتے ہیں جس کے خلاف ووٹر حکومت میں پارٹی کی کارکردگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ایک سیاسی پارٹی لوگوں کا ایک گروپ ہے جو ایکمشترکہ سیاسی نظریہ رکھتے ہیں اور انتخابات میں حصہ لینے کے لیے منظم ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں جمہوریتوں میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں، کیونکہ وہ ووٹروں کو مختلف امیدواروں اور پالیسیوں میں سے انتخاب کرنے کا راستہ فراہم کرتی ہیں۔

جبکہ مذہبی سیاسی جماعت سے مراد پاکستان کی وہ سیاسی جماعتیں ہیں جو اسلامی نظریاتی تشخص اور اسلامی اقدار کے نام پر سیاسی جدو جہد کرتی ہیں۔پاکستان میں مذہبی سیاسی جماعتیں پاکستانی سیاست میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، اور وہ حکومت اور اپوزیشن دونوں میں شامل رہی ہیں۔

**تنوع و تکثیرت**

تنوع اور تکثیریت کا اکثر ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے، لیکن وہ ایک ہی چیز نہیں ہیں۔ تنوع محض مختلف گروہوں کی موجودگی ہے، جبکہ تکثیریت ان اختلافات کے لیے فعال قبولیت اور احترام ہے۔تنوع اور تکثیریایک گروہ یا معاشرے کے اندر مختلف لوگوں یا چیزوں کی ایک قسم کی موجودگی ہے۔ اس کی تعریف بہت سے مختلف طریقوں سے کی جا سکتی ہے، لیکن یہ اکثر نسل، زبان، ثقافت، مذہب، جنس، عمر، سماجی اقتصادی حیثیت ، پالیسیاں، اور آراء سمیت دیگر عوامل میں فرق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔جن معاشروں کے اندر تنوع اور تکثیریت کی قبولیت اور احترام ہے وہاں لوگوں کے مختلف گروہ پرامن طور پر اور ہم آہنگی سے ایک ساتھ رہ سکتے ہیں، چاہے ان کے عقائد، مفادات اور اقدار مختلف ہوں۔

تکثیریت اہم ہے کیونکہ یہ ایک زیادہ متنوع اور متحرک معاشرے کی اجازت دیتی ہے۔ یہ لوگوں کے مختلف گروہوں کو اپنے خیالات اور نقطہ نظر کا اشتراک کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، جو مسائل کے نئے اور اختراعی حل کا باعث بن سکتے ہیں۔ تکثیریت اقلیتوں اور پسماندہ گروہوں کے حقوق کے تحفظ میں بھی مدد کرتی ہے۔

**• سول لبرٹی، فریڈم**

شہری آزادی ایک حق یا ایسی آزادی ہے جس کی ضمانت قانون کے ذریعے لوگوں کو حکومتی مداخلت سے بچانے کے لیے دی گئی ہے۔ آزاد اور جمہوری معاشرے کے لیے شہری آزادی ضروری ہے۔ وہ افراد کو ان کے عقائد یا اعمال کی وجہ سے حکومت کی طرف سے سزا پانے کے خوف کے بغیر اپنی زندگی کو اپنی مرضی کے مطابق گزارنے دیتے ہیں۔

آزادی یا فریڈم ایک ایسی حالت ہے جس میں دوسروں کی جبر یا کنٹرول کے بغیر کام کرنے کے قابل ہو۔ یہ اختیار ہر شہری کو حاصل ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لیے جو مناسب اور مفید سمجھے اس حساب سے اپنے انتخاب اور فیصلے خود کرے۔

شہری آزادیوں (سول لبرٹی) اور آزادی (فریڈم) کا گہرا تعلق ہے۔ شہری آزادیاں وہ مخصوص حقوق اور آزادی ہیں جو قانون کے ذریعہ محفوظ ہیں، جبکہ عمومی آزادی (فریڈم ) ایک زیادہ عام تصور ہے جس سے مراد دوسروں کے جبر کے بغیر اپنی زندگی گزارنے کی صلاحیت ہے۔

|  |  |
| --- | --- |
| **سول لبرٹی یا شہری ٓزادیوں کی مثالیں** | **فریڈم یا عموی ٓزادیوں کی مثالیں** |
| اظہار رائے کی آزادی | اپنے کیریئر کا انتخاب کرنے کی آزادی |
| مذہب کی آزادی | جہاں چاہے سفر کرنے کی آزادی |
| اجتماع کی آزادی | شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کی آزادی |
| پریس کی آزادی | اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی |
| منصفانہ ٹرائل کا حق | سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی آزادی |
| رازداری کا حق | اپنی مرضی کا روزگار یا کاروبار کرنے کی آزادی |
| قانون کے تحت مساوی تحفظ کا حق | کسی بھی شہر یا علاقے میں میں رہائش اختیار کرنے کی آزادی |

شفافیت واحتساب

شفافیت کسی چیز کے بارے میں کھلے اور ایماندار ہونے کا معیار ہے۔ حقائق اور کارکردگی سے متعلق معلومات کو اس طرح پیش کرنا یا قابل رسائی، قابل فہم، قابل حصول بنا کر رکھنا جس سے متعلقہ لوگ بخوبی آگاہ ہو سکیں۔ اس کا بنیادی مقصد کسی کے اعمال کے لئے جوابدہ ہونے کی خواہش ہے۔

احتساب ایک سوچ یا حکمت عملی ہے جو آپ کو یہ احساس دلاتی ہے کہ آپ جو کچھ کرتے ہیں، آپ اس کے ذمہ دار ہونے اور اس کی وجہ بتانے کے قابل اور پابند ہیں۔

شفافیت اور احتساب کا گہرا تعلق ہے۔ احتساب کے لیے شفافیت ضروری شرط ہے۔ اگر ہم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ لوگ کیا کر رہے ہیں، تو ہم انہیں ان کے اعمال کا جوابدہ نہیں ٹھہرا سکتے۔

ایک اچھے کام کرنے والے جمہوری معاشرے کے لیے شفافیت اور احتساب ضروری ہے۔ وہ اعتماد پیدا کرنے، بدعنوانی کو روکنے اور بہتر فیصلہ سازی کو فروغ دینے میں مدد کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو یقینی بنانے میں بھی مدد کرتے ہیں کہ ہر ایک کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے اور سب کے مفاد کا مساوی طور پر خیال رکھا جاسکے۔

عمل میں شفافیت اور جوابدہی کی کچھ مثالیں یہ ہیں:

ایک حکومت جو اپنے بجٹ اور مالیاتی گوشوارے شائع کرتی ہے۔

ایک کمپنی جو اپنے ماحولیاتی اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔

ایک خیراتی ادارہ جو اپنی سالانہ رپورٹ شائع کرتا ہے۔

ایک اسکول جو اپنے طالب علم کی کامیابی کا ڈیٹا شائع کرتا ہے۔

ایک ہسپتال جو اپنے مریض کے اطمینان کے اسکور شائع کرتا ہے۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں، اور شفاف اور جوابدہ ہونے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔

**•** انتہاپسندی:

یہاں انتہاپسندی سے ہماری مراد کسی بھی مذہبی، نسلی، سیاسی نظریے یا عقیدے کی بنیاد پر معاشرے کے مرکزی دھارے اور عمومی مزاج سے ہٹ کر ا یسے رویے اختیار کرنا اور اس پر اصرار کرنا اور دوسروں پر انہیں زبردستی مسلط کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ ایسے نظریات اور رویوں کے حامل لوگ بعض اوقات منافرت، تفریق اور تشدد کی راہ پر چلتے ہوئے معاشرے کے امن و سکون کو برباد کر دیتے ہیں۔

• پُرتشدد انتہاپسندی:

پُرتشدد انتہا پسندی سیاسی، نظریاتی یا مذہبی مقاصد کے حصول کے لیے تشدد کا استعمال یا حمایت ہے۔ یہ افراد یا گروہوں کی طرف سے کیا جا سکتا ہے ۔ ایسی پُرتشدد سرگرمیاں قانون کی نظر میں جرم شمار ہوتی ہیں، ایسے انتہاپسند نظریات اور رویوں کے حامل لوگ اپنے سیاسی و مذہبی مقاصد کے حصول کے لیے قتل و غارت، دہشت گردی، خوف و ہراس کا سہارا لے کر بے گناہ لوگوں کی جانوں اور املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں اور شہری زندگی کو مفلوج اور متاثر کرتے ہیں۔ معاشی محرومی، سیاسی اور سماجی اخراج، مذہبی عدم برداشت، تاریخی شکایات،انتہا پسندانہ نظریات کا پھیلاؤ،ہتھیاروں کی دستیابی وغیرہ جیسے عوامل سے پُرتشدد انتہاپسندی کو ہوا ملتی ہے۔

پرتشدد انتہا پسندی افراد اور معاشروں پر تباہ کن اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ بڑی تعداد میں شہری اموات،سول وار، املاک کو بے پناہ نقصانات، نقل مکانی، مختلف قسم کی معذوریاں اور ذہنی امراض، معیشتوں اور انفراسٹرکچر کو نقصان وغیرہ اس کے چند اثرات ہیں جو اربوں ڈالر کے مجموعی خسارے کا سبب بنتے ہیں۔

پرتشدد انتہا پسندی کے مسئلے کا کوئی واحد حل نہیں ہے۔ تاہم، اس کی روک تھام اور تدارک کے لیے انتہا پسندی کی بنیادی وجوہات، جیسے غربت، عدم مساوات اور امتیازی سلوک کو حل کرنا، مختلف گروہوں کے درمیان رواداری اور افہام و تفہیم کو فروغ دینا، انتہا پسندانہ نظریات کا مقابلہ کرنا اور قانون کے نفاذ اور حفاظتی اقدامات کو مضبوط بنانا چند اہم اور مفید حکمت عملی ہو سکتے ہیں۔

• مکالمہ:

مکالمہ سے ہماری یہاں مراد مختلف عقائد ، نظریات اور آراء کو باہمی احترام کے ساتھ سمجھنے اور سمجھانے، ایک دوسرے کو دلیل کی مدد سے قائل کرنے کے لیے اظہار خیال کرنا ہے۔ مکالمہ متنوع معاشرے میں مسائل کے حل کا ایک بہترین طریقہ ہے۔

• فیک نیوز: فیک نیوز ایک سیاسی اصطلاح ہے، جسے امریکی صدر ٹرمپ نے اپنے خلاف لگنے والے الزامات پر مبنی خبروں کے وقت استعمال کرنا شروع کیا، اس کے بعد یہ اصطلاح بہت عام ہوگئی۔ فیک نیوز انفارمیشن ڈس آرڈر کی ایسی شکل ہے جہاں انفارمیشن کو مسخ، یا تبدیل کر کے اس طرح پیش کیا جاتا اور پھیلایا جاتا ہے کہ عام لوگ دھوکے میں ایسی خبروں کو درست سمجھنے لگیں۔

سیڈ پروجیکٹ: سیڈ پروجیکٹ سے مراد ہماری ایسی سرگرمیاں ہیں جو جمہوریت کی مضبوطی اور فروغ کے لیے آپ اس ورکشاپ کے نتیجے میں سیکھی گئی مہارتوں اور ہدایات کی روشنی میں دئے گئے مقررہ وقت میں آپ مکمل کریں گے۔

## سیشن نمبر 2 عالمی منظرنامے میں **پاکستان کا جمہوری نظام**

مقصد:

* شرکاء کو جمہوریت اور اس کے اہم عناصر کے حوالے سے عالمی منظرنامے میں پاکستان کی پوزیشن کے حوالے سے آگاہ کرنا تاکہ پاکستانی جمہوریت کا عالمی منظرنامہ سامنے آ سکیں۔
* شرکا کو جمہوریت کے بنیادی اجزاء اور اقدار کے بارے میں آگہی دینا
* فرضی پارلیمانی سیشن اور گروپ ڈسکشن کی مدد سے شرکاء کو جمہوری رویوں خاص کر مکالمے کی مشق کرانا

سہولت کار کے لیے ہدایات

سہولت کار مختلف اور معروف عالمی درجہ بندیوں کا بنیادی تعارف پیش کریں جن میں مختلف ممالک میں جمہوریت کی صورت حال اور فعالیت کی بنیاد پر ممالک کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ یہاں پہلے مرحلے میں ڈیموکریسی انڈیکس اور ڈی میکس کی درجہ بندی پر بات کی جا سکتی ہے۔ ان انڈیکسز کے پیمانوں اور درجہ بندی کے طریقہ کار کے حوالے سے شرکاء کو بتائیں۔

عالمی جمہوری انڈیکس اور ڈیموکریسی میٹرکس ی مدد سے تاریخی طور پر پاکستان کے سکور اور رینک کے بارے میں بتایا جائے۔

* شرکاء کو جمہوری معاشروں کی چند بنیاد اقدار سے آگہی دینا

سہولت کار کے لیے ہدایات

سہولت کار سلائیڈز کی مدد سے جمہوریت کے بنیادی اجزاء پر گفتگو کریں،

پہلے مرحلے میں ہر جزء کے بارے میں بات کرتے ہوئے شرکاء کی آراء کو بھی شامل کریں۔

دوسرے مرحلے میں جمہوری معاشروں کی چند بنیادی اقدار کے حوالے سے بات کریں۔

عمومی بحث کے ذریعے وقت کے اندر رہتے ہوئے شرکاء کے سوالات اور خیالات کو بھی سیشن کا حصہ بنائیں۔

شرکاء کے اہم نکات کو چارٹ پر لکھیں اور انہیں سب کے سامنے دہرائیں۔

**معاون سورس: کتاب جمہوریت اور پاکستانی نوجوان کا دوسرا باب صفحہ ۵۱ تا ۷۵**

**فرضی پارلیمانی سیشن**

سہولت کار کے لیے ہدایات

ایک موضوع کا انتخاب کریں۔ موضوع کچھ ایسا ہونا چاہیے جو شرکاء سے متعلق ہو اور جس پر متعدد زاویوں سے بحث کی جا سکے۔ کچھ ممکنہ عنوانات میں شامل ہیں:

* کیا ووٹ ڈالنے کی عمر کم کی جائے؟
* کیا سوشل میڈیا کو ریگولیٹ کرنا چاہیے؟
* پلاسٹک کے استعمال کو کم کرنے کے لیے پلاسٹک شاپنگ بیگس پر ملک بھر میں پابندی عائد کرنی چاہیے؟
* کیا حکومت کو تمام شہریوں کو مفت صحت کی سہولیات فراہم کرنی چاہیے؟

گروپس: شرکاء کو دو گروپس میں تقسیم کریں۔ ایک ٹیم حکومت کی نمائندگی کرے گی اور دوسری ٹیم اپوزیشن کی نمائندگی کرے گی۔

کردار: حکومتی ٹیم میں ایک وزیر اعظم، ایک وزیر خزانہ، وزیر خارجہ اور ایک وزیر تعلیم ہونا چاہیے۔ وزیراعظم ٹیم کی قیادت اور اس کی مجموعی حکمت عملی ترتیب دینے کے ذمہ دار ہیں۔ وزیر خزانہ ٹیم کا بجٹ تیار کرنے اور پیش کرنے کا ذمہ دار ہے۔ وزیر خارجہ بین الاقوامی سطح پر ٹیم کی نمائندگی کے ذمہ دار ہیں۔ وزیر تعلیم ٹیم کی تعلیمی پالیسیوں کو تیار کرنے اور لاگو کرنے کا ذمہ دار ہے۔

جبکہ اپوزیشن بھی اپنی ٹیم میں سے ان لوگوں کو بحث میں بطور ماہر منتخب کریں گے جن کا گورنینس، معیشت، تعلیم اور خارجہ امور پر گہری نظر ہو۔

وقت: ٹیموں کو تیاری کے لیے وقت (منٹ)دیں۔ ٹیموں کو اس وقت کو اپنے موضوع پر تحقیق کرنے، اپنے دلائل تیار کرنے اور اپنی تقریریں لکھنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

اصول: مباحثہ ایک باضابطہ ترتیب میں ہونا چاہیے، ایک غیر جانبدار شخص یا سپیکر اسمبلی کا کردار ادا کرے ۔ وہ بحث کو ٹریک پر رکھنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہو کہ تمام شرکاء کو بولنے کا موقع ملے۔ بحث کا آغاز حکومتی ٹیم کے وزیر اعظم کے اپنی ٹیم کے دلائل پیش کرنے سے ہونا چاہیے۔ اس کے بعد اپوزیشن ٹیم کے وزیر اعظم جواب دیں گے۔ ہر ٹیم کو اپنے دلائل پیش کرنے اور دوسری ٹیم کے دلائل کا جواب دینے کا موقع ملے گا۔

بحث ختم ہونے کے بعد، سپیکر اس بات کا تعین کرنے کے لیے رائے کہ اسمبلی میں زیر بحث موضوع کے حق میں ووٹ کتنے پڑے اور اس کے خلاف کتنے ووٹ سامنے آئے۔ ووٹ ہاتھ اٹھا کر، یا زیادہ باضابطہ ووٹنگ سسٹم استعمال کر کے رکھا جا سکتا ہے۔

ایک کامیاب فرضی پارلیمانی بحث کو چلانے کے لیے کچھ اضافی نکات یہ ہیں:

اس بات کو یقینی بنائیں کہ شرکاء مباحثے کے قواعد کو سمجھتے ہیں۔ اس میں وہ چیزیں شامل ہیں جیسے ہر تقریر کتنی لمبی ہونی چاہیے، ہر شریک کتنی بار بول سکتا ہے، اور ووٹ کیسے ہوگا۔

شرکاء کو ایک دوسرے کا احترام کرنے اور ایک دوسرے کے دلائل سننے کی ترغیب دیں۔

اس بات کو یقینی بنائیں کہ بحث منصفانہ ہو اور دونوں ٹیموں کو اپنے دلائل پیش کرنے کا مساوی موقع ملے۔

بحث کے اختتام پر، شرکاء کے ساتھ مکالمہ کریں کہ انہوں نے کیا سیکھا اور وہ اپنی بحث کی مہارت کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں۔

ایک فرضی پارلیمانی بحث نوجوانوں کو جمہوریت اور سول ڈسکورس کی اہمیت کے بارے میں سکھانے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ یہ ایک پرلطف اور دل چسپ سرگرمی بھی ہے جو نوجوانوں کو اپنی عوامی مسائل پر بولنے کی مہارت اور تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دینے میں مدد کر سکتی ہے۔

## سیشن نمبر 3 جمہوریت، اسلام اور مسلم دنیا

**مقاصد:**

* شرکاء کو بتانا کہ اسلام، مسلم دنیا کا جمہوریت کے ساتھ مجموعی طور تعلق کیسا رہا ہے ۔
* اسلام اور جمہوریت کی چند نمایاں مشترکہ اقدار کو زیر بحث لانا
* جمہوریت کے حوالے سے مسلم دنیا سے چند کیس سٹڈیز کا جائزہ لینا۔

سہولت کار کے لیے ہدایات:

شرکاء کو چار گروپس میں تقسیم کریں

پہلے گروپ سے کہیں کہ وہ اسلامی جمہوریت کی اصطلاح اور خد و خال کے حوالے سے غور و فکر اور باہمی مشورے کے ذریعے اپنے نکات تیار کرے۔

دوسرے گروپ سے کہیں کہ وہ اسلام اور جمہوریت کے درمیان مشترکہ اقدار اور اسلامی تاریخ سے مثالیں پیش کرے۔

تیسرے گروپ کو جمہوری انڈیکسز میں مسلم ممالک میں سے بہتر سکور اور رینک والے ممالک کا تجزیہ کریں۔

چوتھے گروپ سے کہیں کہ وہ مسلم نوجوانوں کی سیاسی و جمہوری تحریکوں میں شرکت و شمولیت کے امکانات اور مسائل کو مثالوں کے ساتھ سامنے لائے۔

شرکاء سے کہیں کہ وہ باہمی مشورہ اور مکالمے سے سامنے آنے والے نکات کو چارٹس پر لکھیں۔

معاون سورس: جمہوریت اور نوجوان کتاب کا تیسرا باب صفحہ ۷۹ تا ۹۸

## سیشن نمبر 4 جمہوریت اور بیانیے(عملی مشق)

**مقاصد :**

* جمہوریت کے حوالے سے مختلف بیانیوں جائزہ لینا۔

**جمہوریت اور بیانیے**

جمہوریت سے متعلق مختلف بیانیے پرنٹ، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے ذریعے بیک وقت کروڑوں انسانوں تک پہنچتے ہیں ارو بڑے پیمانے پر لوگوں کی رائے، سوچ اور رد عمل کو متاثر کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے بیانیے بڑی سطح کی تبدیلیوں کا سبب بنتے ہیں۔ حکومتوں کے بننے، ٹوٹنے سے لے کر جنگیں شروع ہونے اور رکنے میں ان کا غیر معمولی کردار سامنے آتا ہے۔

غیر جانب داری کے تمام تر دعوؤں کے باوجود عموما عملی طور پر الیکٹرانک، سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا بڑے بڑے پلیٹ فارم قومی اور بین الاقوامی معاملات میں اپنا جھکاؤ ظاہر کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات بعض چینلز بائیں بازو کے بیانیے اور بعض میڈیا ادارے دائیں بازو کے بیانیوں کا براہ راست یا بالواسطہ دفاع کرتے ہیں اور انہیں مزید پھیلاتے ہیں۔ زیادہ تر میڈیا ادارے اپنے مالکان، شراکت داروں، سماجی طبقات، سیاسی و کاروباری لابیوں، اشتہار دہندگان کے مفادات کے تحت بوقت ضرورت بیانوں کو تشکیل دیتے ہیں، کبھی ریاستی اور غیر ریاستی دباؤ کا شکار ہو کر خبروں کو چُھپاتے یا چھاپتے ہیں اور تجزیہ کاروں کے انتخاب اور ان کو پیشگی ہدایات کے ذریعے اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض اوقات واقعات کو چُھپانے اور چھاپنے کے لیے پس پردہ خطیر رقوم پرمعاملات طے ہوتے ہیں۔ ایسے میں سچائی، جرأت اظہار، انصاف، غیر جانب داری اور شفافیت کے اصول و اقدار مجروح ہو جاتے ہیں۔

ان تمام باتوں کے باوجود انسانی بحرانوں، جنگوں، آفتوں سے لے کر سماجی جرائم، قومی اداروں اور عدالتوں میں سائلین کے مسائل کے حل کرنے تک، مذہبی، نسلی، اور علاقی تنازعات کو ابھارنے سے لے کر ان کے سلجھانے تک، تعلیم، صحت، زراعت، صنعت، ٹیکنالوجی اور سماجی معاملات میں عام شہریوں کے شعور میں اضافے سے لے کر عالمگیریت کے پیدا کردہ امکانات اور چیلینجز سے متعلق عام انسانوں کی زندگیوں کو آگہی سے روشناس کرنے تک میڈیا کسی بھی ریاست یا معاشرے کے نظم اجتماعی کا چوتھا ستون بن کر سامنے آتا ہے جس کے بغیر ریاست اور سماج اپنا توازن اور ترقی کے امکانات کھو دیتی ہیں۔

**بیانیہ کیا ہے اور کیسے بنتاہے؟**

بیانیہ کیا ہے؟ انگریزی زبان میں بیانیہ کوNarrativeکہتے ہیں۔جبکہ بیان Narrationکہلاتا ہے۔

A spoken or written account of connected events; a story

بسا اوقات بیان کو ہم Statement کے معنی میں بھی لیتے ہیں اور Narrationکو بیانیہ کا نام بھی دیتے ہیں۔ بیانیہ اور بیان(Narration and Narrative)آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ یعنی بغیر بیان کے بیانیے پر کوئی ڈسکورس، گفتگو، مکالمہ یا مباحثہ قائم ہوہی نہیں سکتا۔

اصطلاحی طور پر مختلف علوم کے ماہرین نے بیانیے کی شعبہ جاتی تعریفات کی ہیں۔ ہم یہاںمیڈیا اور جرنلزم کے حوالے سے آکسفرڈ ڈکشنری کی تعریفات شامل کر رہے ہیں۔ [[1]](#footnote-2) A story in any medium: a representation of a causal or associative ‘chain’ of real or fictional evens, even without a narrator —especially a series of related events between which connections are made and which has a recognizable pattern including a beginning, a middle, and an end (..

آکسفرڈ ڈکشنری آف میڈیا اینڈ کمیونکیشن میں narrative کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے۔

جبکہ آکسفرڈ ڈکشنری آف جرنلزم میں narrative کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

The structuring of a piece of journalism so as to tell it as a story. A narrative may be as much to do with form as with content, meaning that the same event or set of facts may be used to construct very different narratives.

**مندرجہ بالا تعریفات سے بیانیے کا سادہ سا مفہوم یوں سامنے آ رہا ہے:**

بیانیہ مربوط واقعات کی تحریری یا تقریری بیان کا نام ہے۔ بیانیہ ایک کہانی بھی ہو سکتی۔ سیاسی طور پر بیانیہ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ یا قائل کرنے کی کوشش کرنا ہے تاکہ ان کی حمایت اور مدد حاصل ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ایک ہی واقعے یا واقعات کے تسلسل کے حوالے سے ایک سے زائد بیانیے بنائے جا سکتے ہیں۔ بیانیے کی ابتدا، اوسط اور انتہا ہوتی ہے۔

**نیٹ ورک**

ہر بیانیے کو تخلیق اور ترویج کرنے والے اور اس کے خریدار یا دانستہ و نادانستہ اس سے متاثر ہونے والے ، اس کی حمایت کرنے والے، اس کی مخالفت کرنے والے سب اس بیانیے کا نیٹ ورک شمار ہوتاہے۔ ہر بیانیہ کسی ایسے نیٹ ورک ہی کی بدولت آگے بڑھتا ہے۔ بیانیے میں وقت بہت اہم ہوتا ہے۔ بڑھتی مقبولیت کے ساتھ بیانیہ مضبوط ہوتا ہے اور جب بیانیہ اپنی مقبولیت کھو دے تو وہ غیر متعلق ہو جاتا ہے۔

**بیانیے کا استدلال**

ہر بیانیہ ایسے استدلال پر مبنی ہوتا ہے جس میں متعلقہ واقعات کو مخصوص جذباتی یا منطقی پیرائے میں اس طرح سے بیان کیا جاتا ہے جس سے بیانیہ اس قابل ہو جاتا کہ وہ اپنے قارئین، سامعین و ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور قائل کرسکے ۔

**بیانیے کی نوعیت**

بیانیہ انفرادی، گروہی، محکمانہ، اداراتی، تنظیمی، خاندانی، قبائلی، نسلی، لسانی۔ سیاسی، سماجی، مذہبی، علاقائی یا بین الاقوامی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ کچھ بیانیوں سے ہم بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور جبکہ کچھ روزمرہ زندگی کے معمولات کا حصہ۔ ریاست کے چوتھے ستون کی حیثیت سے میڈیا سماجی، مذہبی اور سیاسی بیانیوں کی تشکیل اورترویج میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

**متبادل اور مقابل بیانیے**

کسی نمایاں بیانیے کا متبادل بیانیہ سامنے آتا ہے جس میں انہی مقاصد کے حصول کے لیے نئی حکمت عملی یا راستہ یا استدلال پیش کیا جاتا ہے۔ اور کبھی اس کا مقابل بیانیہ جس میں اصل بیانیے کو غیر موثر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مقابل بیانیے مثلاً فرقہ وارانہ منافرت کے مقابلے کے لیے بین المسالک و بین المذاہب ہم آہنگی اور مکالمے کا فروغ۔ نفرت، عدم برداشت، امتیازی سلوک اور تشدد کے بیانیے کے انسداد کے لیے محبت، رواداری، مساوات، مکالمہ، امن اور ہم آہنگی کے بیانیوں کی تشکیل، ترویج اور تقویت بہت ضروری ہے۔ بطور میڈیا پرسن ہماری پیشہ وارانہ ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ ہم رواداری، مکالمے اور امن کے بیانیوں کا پیامبر بنیں۔

سرگرمی: سماجی، مذہبی اور سیاسی بیانیوں کی نشاندہی

**مقاصد:**

* سماجی، مذہبی اور سیاسی بیانیوں کی نشاندہی
* سماجی، مذہبی اور سیاسی بیانیوں کا تجزیہ

**سہولت کار کے ہدایات:**

* سہولت کار شرکاء کو تین گروپس میں تقسیم کریں۔
* اہم بیانیے کا ہینڈ آؤٹ شرکاء میں تقسیم کریں۔
* پہلے گروپ کے ذمے سماجی بیانیے، دوسرے گروپ کے ذمے مذہبی بیانیے تیسرے گروپ کے ذمے سیاسی بیانیے۔
* ہر گروپ اپنے ذمے کے بیانیوں کو ہینڈ آؤٹ میں لکھیں۔
* ان بیانیوں کا تجزیہ کریں کہ یہ بیانیے ہمارے معاشرے کو کس طرح سے متاثر کر ہے ہیں۔
* گروپ ورک کے بعد ہر گروپ نمایاں بیانیوں کو سب شرکاء کے سامنے پیش کریں

**ہینڈ آؤٹ: اہم بیانیے**

|  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- |
| **اہم بیانیے** | **نیٹ ورک** | **نوعیت** | **استدلال** |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |
|  |  |  |  |

**ڈی بریف:**

* گروپ ورک پیش کش کے بعد شرکاء عمومی بحث کے لیے مندرجہ ذیل سوالات سامنے رکھیں۔
* ہم اپنے مختلف پلیٹ فارمز سے خبروں اور ڈسکشن کے دوران جانے اور انجانے میں کن بیانیوں کا حصہ بنتے ہیں اور کیسے بنتے ہیں؟
* ہم کس طرح جمہوریت، جمہوری اقدار، امن، رواداری، مکالمہ اور سماجی ہم آہنگی کے بیانیوں کا حصہ بن سکتے ہیں؟

# دوسرا دن

## سیشن نمبر 1 ریاست، حکومت اور حکمرانی **پاکستان کا جمہوری نظام کا جائزہ**

یہ سیشن پاکستان کے جمہوری نظام بشمول ریاست، حکومت اور طرز حکمرانی کا ایک جامع جائزہ فراہم کرے گا۔ ہم نظام کی ساخت اور بنیادی اصولوں کے ساتھ ساتھ اس کے کام کرنے کی عملی حقیقتوں پر بھی بات کریں گے۔ سیشن میں ہم ان تین عناصر کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرنے میں آئین کے کردار کا بھی جائزہ لیں گے۔

اہم سوالات جن پر توجہ دی جائے:

پاکستان کے جمہوری نظام کے اہم اجزاء کیا ہیں؟

ریاست، حکومت اور نظم ونسق کیسے آپس میں بات چیت کرتے ہیں؟

پاکستان کے جمہوری نظام کے بنیادی اصول کیا ہیں؟

آئین ریاست، حکومت اور حکمرانی کے لیے ایک فریم ورک کیسے فراہم کرتا ہے؟

پاکستان کی جمہوری تاریخ کے اہم مراحل اور واقعات کیا ہیں؟

پاکستان کے جمہوری نظام کو درپیش چیلنجز اور مواقع کیا ہیں؟

**سرگرمی : پاکستان کے ریاستی نظام اور جمہوری تاریخ کا مشاہداتی دستاویزی سفر**

**جمہوریت اور پاکستانی جوان چوتھا باب**

مقاصد:

* سیشن کے دوران ایک مشاہداتی دستاویزی سفر کے ذریعے پاکستان کی جمہوری تاریخ کے اہم ادوار اور مراحل سے آگہی حاصل کرنا

**درکار معاون وسائل: چارٹس، مارکر**

**سہولت کار کے لیے ہدایات:**

* سیشن شروع ہونے سے پہلے پاکستان کی جمہوری تاریخ کے اہم سالوں، ادوار، واقعات پر مشتمل متعدد چارٹ بنائیں۔
* ان چارٹس کو سیشن شروع ہونے سے پہلے ہال میں ایسی جگہ زمین پر u شکل میں ترتیب سے رکھیں جہاں سرگرمی کے لیے جگہ کافی ہو۔
* سیشن کے تعارفی کلمات کے ساتھ ہی شرکاء کو اپنی نشستوں سے کھڑے ہونے کا کہیں،
* شرکاء کو دو قطاروں میں ایک u شکل کے اندر سے اور کچھ کو باہر سے کرونولوجیکل ترتیب کے ساتھ چارٹس کا مشاہدہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے کا کہیں۔

**ڈی بریف:**

جب شرکاء یہ سرگرمی مکمل کریں تو سہولت کار ان سے سرگرمی کے بارے میں ان کے تاثرات لیں ۔

مندرجہ ذیل سوالات کی روشنی میں شرکاء کے درمیان ایک عمومی بحث کے لیے سہولت کاری کریں :

* قیام پاکستان کا عمل کس حد تک ایک جمہوری اور عوامی معاملہ تھا؟
* پاکستان میں جمہوریت کی جڑیں پنپنے میں کیا رکاوٹیں اور مشکلات رہی ہیں؟
* کیا پاکستان کے لیے جمہوریت ہی ایک بہتر نظام حکومت ہے ؟ اگر ہے تو کیوں؟
* اگر نہیں تو کونسا نظام مفید ہوتا؟

## سیشن نمبر2 آئین پاکستان: بنیادی انسانی حقوق اور بطور شہری ہماری ذمہ داریاں

**مقاصد:**

* شرکاء کو آئین پاکستان میں شہریوں کے بنیادی حقوق اور ذمہ داریوں کے حوالے سے آگاہی دینا۔

پاکستان کا آئین اس سر زمین کا سب سے بڑا قانون ہے اور تمام شہریوں کو بہت سے بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ ان حقوق میں زندگی کا حق، آزادی، مساوات اور اظہار رائے کی آزادی شامل ہے۔ تاہم، حقوق کے ساتھ ذمہ داریاں بھی آتی ہیں، اور تمام شہریوں کے لیے اپنے شہری فرائض سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے۔

اس سیشن میں پاکستان کے آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق کا جائزہ لیا جائے گا اور بطور شہری ہماری ذمہ داریوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ہم ان حقوق کے تحفظ میں عدلیہ کے کردار اور شہریوں کو ان کے حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں ازالہ کرنے کے لیے دستیاب طریقہ کار کا بھی جائزہ لیں گے۔

اہم سوالات جن پر توجہ دی جائے:

آئین پاکستان میں کن بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے؟

بطور شہری ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ میں عدلیہ کا کیا کردار ہے؟

اگر شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس کا ازالہ کرنے کے لیے ان کے پاس کون سے طریقہ کار موجود ہیں؟

یہ سیشن یونیورسٹی اور مدارس کے طلبہ اور مذہبی جماعتوں کے نوجوان سیاسی کارکنوں کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جو پاکستان کے آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق اور بطور شہری ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں مزید جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اضافی نوٹس:

سیشن کو ایک لیکچر کے طور پر ترتیب دیا جا سکتا ہے، اس کے بعد بحث یا سوال و جواب کا سیشن۔

اہم تصورات کو واضح کرنے کے لیے سیشن میں کیس اسٹڈیز یا حقیقی دنیا کی مثالیں بھی شامل ہوسکتی ہیں۔

سیشن میں زیادہ تر سامعین یونیورسٹی اور مدارس کے طلبہ اور سیاسی مذہبی جماعتوں کے نوجوان کارکن ہیں اس لیے ان کی مخصوص ضروریات اور دلچسپیوں کے مطابق بنایا جا سکتا ہے۔

## سیشن نمبر3 پاکستانی نوجوان اور جمہوریت: فرد واحد کی طاقت

**مقاصد:**

* شرکاء کو پاکستانی نوجوانوں کی جمہوری عمل میں کردار اور جدود جہد کے بارے میں آگہی دینا۔
* فرد واحد کی طاقت و قوت کا جائزہ لینا

سہولت کار کے لیے ہدایات

سہولت کار پاکستانی نوجوانوں کی جمہوریت کے لیے تاریخی جدو جہد سے متعلق "جمہوریت اور پاکستانی نوجوان" کتاب سے متعلقہ باب کو پڑھنے کا شرکاء کو کہیں۔

ایک عمومی مگر منظم بحث کے ذریعے پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی میں نوجوانوں کے کردار کو زیر بحث لائیں اور مختلف طبقات فکر اور سیاسی جماعتوں سے وابستہ شرکاء کو ان کا نقطہ نظر پیش کرنے کا کہیں۔

جمہوریت میں نوجوانوں کا کیا کردار ہے؟

"ایک کی طاقت" کیا ہے؟

جمہوریت میں پاکستانی نوجوانوں کے لیے کیا چیلنجز اور مواقع ہیں؟

**سرگرمی: کہانیاں سامنے لانا**

شرکاء سے ان نوجوانوں کی کہانیاں شیئر کرنے کو کہیں جنہوں نے اپنی کمیونٹیز یا پاکستان میں فرق کیا ہے۔ یہ کہانیاں ذاتی بھی ہو سکتی ہیں ، کسی دوسرے کی بھی ہو سکتی ہیں یا تاریخ کی کہانیاں ہو سکتی ہیں۔

**بحث: ایک کی طاقت**

درج ذیل سوالات پر بحث کریں:

ایک شخص جمہوری اقدار کے فروغ اور اس کی مضبوطی میں کیسے اپنا حصہ ڈال سکتا ہے؟

پاکستانی نوجوانوں کی کچھ مثالیں کیا ہیں جنہوں نے اپنی برادریوں یا پاکستان میں نمایاں کردار اد کیا ہے؟

وہ کون سے طریقے ہیں جن سے پاکستانی نوجوان جمہوریت میں شامل ہو سکتے ہیں؟

سرگرمی: عمل کا منصوبہ تیار کرنا

شرکاء سے کہیں کہ وہ ایک عمل کا منصوبہ تیار کریں کہ وہ جمہوریت میں کیسے شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ منصوبہ انفرادی یا اجتماعی ہو سکتا ہے۔

اہم نکات کو چارٹ پر لکھیں اور آخر میں دہرائیں۔

## سیشن نمبر4 پاکستان میں نتخابات اور انتخابی عمل

**مقاصد:**

* شرکاء کو انتخابی عمل اور ووٹ کی اہمیت بتانا

سہولت کار کے لیے ہدایات

سہولت کار پاکستان کے انتخابی نظام اور اس کی تاریخ کے بارے میں بنیادی سوالات کے ذریعے مکالماتی بحث کا آغاز کریں۔

* + - الیکشن کیا ہے؟
    - انتخابات کیوں اہم ہیں؟
    - پاکستان میں انتخابات کی مختلف اقسام کیا ہیں؟
    - پاکستان کا انتخابی نظام کیا ہے؟
    - پاکستانی انتخابی عمل کیسے وقوع پذیر ہوتا ہے ؟

بحث کے اہم نکات کو چارٹ پر لکھیں یا لکھوائیں اور آخر میں شرکاء کے سامنے انہیں پیش کریں۔

**سرگرمی: انتخابی نظام کا موازنہ**

شرکاء سے کہیں کہ وہ پاکستانی انتخابی نظام کا ان کے اپنے ملک یا کسی دوسرے ملک کے انتخابی نظام سے موازنہ کریں جس سے وہ واقف ہیں۔

درج ذیل سوالات پر بحث کریں:

دونوں انتخابی نظاموں میں کیا مماثلت اور فرق ہے؟

ہر انتخابی نظام کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟

**بحث: شرکت کی اہمیت**

انتخابات میں حصہ لینے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔

ووٹنگ کے بارے میں عام خدشات کو دور کریں، جیسے ووٹر کی بے حسی اور ووٹر کو دبانا۔

پاکستانی نوجوانوں کو انتخابات میں حصہ لینے کی ترغیب دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں

اس کے بعد شرکاء کو تین گروپ میں تقسیم کریں۔ اور انتخابی عمل کا عملی مظاہرہ کرنے کے لیے انہیں ہدایات دیں گے۔

پہلا گروپ الیکشن کمیشن کا کردار ادا کرے گا۔

دوسرا گروپ مختلف سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے الیکشن لڑنے والے امیدوار کا کردار ادا کرے گا۔

تیسرا گروپ عوام کا کردار ادا کرے گا۔

**سرگرمی: ووٹر ایجوکیشن مہم بنانا**

پاکستانی نوجوانوں کو ووٹ دینے کی ترغیب دینے کے لیے شرکاء سے ووٹر ایجوکیشن مہم چلانے کو کہیں۔

مہم پوسٹر، ویڈیو، سوشل میڈیا مہم، یا کسی اور تخلیقی شکل میں ہو سکتی ہے۔

نتیجہ

تربیتی سیشن کے اہم نکات کا خلاصہ کریں۔

شرکاء کو ووٹ دینے کے لیے اندراج کرنے اور اگلے الیکشن میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔

## دستاویز: انتخابات

پاکستان میں انتخابی عمل میں کئی اہم مراحل اور عوامل شامل ہیں:

ووٹر رجسٹریشن: انتخابات میں حصہ لینے کے لیے شہریوں کا رجسٹرڈ ووٹر ہونا ضروری ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان (ECP) ووٹر رجسٹریشن کے عمل کی نگرانی کرتا ہے، جس کے لیے عام طور پر اہل شہریوں سے شناخت اور رہائش کا ثبوت فراہم کرنا ہوتا ہے۔

حلقے: پاکستان کو متعدد حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں سے ہر ایک کی نمائندگی وفاقی سطح پر رکن قومی اسمبلی (MNA) اور صوبائی سطح پر صوبائی اسمبلی کے اراکین (MPAs) کرتے ہیں۔ حلقوں کی تعداد کا تعین ہر صوبے کی آبادی سے ہوتا ہے۔

سیاسی جماعتیں: پاکستان میں ایک کثیر الجماعتی نظام ہے، اور مختلف سیاسی جماعتیں قومی اور صوبائی دونوں سطحوں پر انتخابات میں حصہ لیتی ہیں۔ کچھ نمایاں سیاسی جماعتوں میں پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی)، پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل-این)، پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی)، اور دیگر شامل ہیں۔

امیدواروں کی نامزدگی: سیاسی جماعتیں اور آزاد امیدوار مختلف حلقوں میں قومی یا صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے لیے انتخاب لڑنے کے لیے افراد کو نامزد کر سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے کاغذات نامزدگی جمع کرانے کی مقررہ آخری تاریخ تک امیدواروں کو اپنے کاغذات جمع کرنے ہوتے ہیں۔

سکروٹنی: الیکشن کمیشن امیدواروں کے کاغذات اور ریکارڈ کے حساب سے ان کی اہلیت کا جائزہ لیتی ہے۔

مہم چلانا: الیکشن لڑنے کے لیے اہل امیدوار ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے کے لیے انتخابی مہم میں حصہ لیتے ہیں۔ مہمات میں ریلیاں، تقاریر، اشتہارات، اور گھر گھر جا کر کنونسنگ شامل ہو سکتی ہے۔

الیکشن کا دن: الیکشن کے دن کا تعین ECP کرتا ہے اور یہ وہ دن ہے جب ووٹرز اپنا حق رائے دہی استعمال کرتے ہیں۔ ووٹنگ عام طور پر ملک بھر میں قائم پولنگ اسٹیشنوں پر ہوتی ہے۔

گنتی اور نتائج: پولز بند ہونے کے بعد، ووٹوں کی گنتی کی جاتی ہے، اور نتائج کو ٹیبل کیا جاتا ہے۔ ہر حلقے کے جیتنے والے کا تعین اس امیدوار کی بنیاد پر کیا جاتا ہے جو مذکورہ حلقے میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے۔

حکومت کی تشکیل: قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی یا اتحاد وفاقی حکومت بناتا ہے۔ اسی طرح صوبائی اسمبلیوں میں اکثریت حاصل کرنے والی جماعت یا اتحاد صوبائی حکومت بناتا ہے۔

صدر اور وزیر اعظم کا کردار: پاکستان میں پارلیمانی نظام حکومت ہے۔ صدر مملکت کا سربراہ ہوتا ہے جبکہ وزیراعظم حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ وزیر اعظم عام طور پر قومی اسمبلی میں اکثریتی جماعت یا اتحاد کا رہنما ہوتا ہے۔

قومی سطح پر ہونے والے انتخابات قومی اسمبلی کی تشکیل اور وزیر اعظم کے انتخاب کا تعین کرتے ہیں، جبکہ صوبائی انتخابات صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل اور وزیر اعلیٰ کے انتخاب کا تعین کرتے ہیں۔

قومی و صوبائی اسمبلی کے علاوہ، سینٹ کے انتخابات اور لوکل گورنمنٹ یا بلدیاتی انتخابات بھی ہوتے ہیں۔ انتخابی عمل میں چاروں صوبے اور اسلام آباد شامل ہوتے ہیں جبکہ وفاق کے زیر انتظام گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر شامل نہیں ہوتے۔

انتخابات کی تاریخ کا مختصر جائزہ

ملک میں عام انتخابات پہلی بار 1970 میں کیے گئے اور پہلے عام انتخابات کے نتیجے میں شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ مشرقی پاکستان اور ذوالفقار علی بھٹو کی پاکستان پیپلز پارٹی مغربی پاکستان میں مقبول جماعتوں کے طور پر ابھر آئی، مضبوط جمہوری اداروں کے موجود نہ ہونے اور جمہوری اقدار کے فقدان کے باعث ملک میں عوامی ووٹ کا پورا احترام نہیں کیا گیا اور دونوں حصوں کے درمیان عدم اعتماد کی فضا ایک خلیج کی صورت اختیار کر گئی۔

1971 میں پاک بھارت جنگ کے نتیجے میں ملک دو لخت ہوا اور مشرقی پاکستان الگ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا۔ مغربی اور موجودہ پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں مختلف وفاقی اکائیوں، سیاسی و مذہبی جماعتوں اور طبقات کی باہمی مشاورت سے 1973 کا دستور بنا اور ملک کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے ایک وفاقی، پارلیمانی جمہوری نظام حکومت کے تحت چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

2010 میں اٹھارویں ترمیم کے ذریعے اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کر کے صوبوں کو مزید خود مختار بنایا گیا ہے۔ اس عرصے میں ملک کے مختلف حصوں میں بلدیاتی انتخابات کیے گئے ہیں۔ 2008 کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی، 2013 میں پاکستان مسلم لیگ (نواز شریف) اور 2018 میں پاکستان تحریک انصاف نے انتخابات جیت کر حکومتیں بنائیں۔

جمہوری معاشرے فیصلہ سازی کے عمل میں شہریوں کی فعال شرکت پر زور دیتے ہیں۔ اس میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات میں ووٹ ڈالنا، عوامی مباحثوں میں حصہ لینا، سیاسی جماعتوں میں شامل ہونا، اور سول سوسائٹی کی تنظیموں میں حصہ ڈالنا شامل ہے۔ سیاسی جماعت یا سماجی تنظیم بنانا اور کاروبار کرنا ہر شہری کے لیے یکساں طور پر ممکن ہوتا ہے۔

پاکستان کا آئین نقل و حرکت کی آزادی (آرٹیکل 15)، اسمبلی کی آزادی (آرٹیکل 16) اور ایسوسی ایشن کی آزادی (آرٹیکل 17) کا حق دیتا ہے۔ ان حقوق میں سیاسی جماعت بنانے، سیاسی جماعت کا رکن بننے، سیاسی جماعت کو مالی وسائل کے لیے جوابدہ ہونے، اس کے قائدین اور عہدیداروں کا انتخاب کرنے یا الیکشن میں کھڑے ہونے کا حق اور پارٹی کے اندر انتخابات کرانے کی آزادی شامل ہے۔

جمہوریت کے لیے انتخابات ضروری ہیں۔ وہ شہریوں کو اپنے نمائندوں کا انتخاب کرنے اور انہیں جوابدہ ٹھہرانے کی اجازت دیتے ہیں۔ انتخابات جبر، دھوکہ دہی، اثر و رسوخ یا دھاندلی کے بغیر آزادانہ اور منصفانہ ہونے چاہئیں۔ ہر اہل شہری کو ووٹ دینے اور الیکشن میں کھڑے ہونے کا حق ہونا چاہیے۔ انتخابی عمل آزاد، شفاف، آسان اور رکاوٹوں سے پاک ہونا چاہیے۔

انتخابی عمل کو عالمی سطح پر پھی پذیرائی مل رہی ہے چنانچہ عالمی جمہوریت انڈیکس 2022 میں بنگلہ دیش، تیونس، مراکش اور ترکیہ کے بعد مسلم ممالک میں سے پاکستان کا نمبر آتا ہے۔ اس انڈیکس میں پاکستان 107 نمبر پر آتا ہے۔ عالمی رینک میں پاکستان کے جن تین عوامل میں سکور اچھے ہیں وہ انتخابی عمل و تکثیریت، حکومتی کارکردگی اور سول لبرٹی ہیں جبکہ سب سے کم سکور سیاسی کلچر اور سیاسی شرکت کے ہیں۔

تاہم ملک میں سیاسی کلچر، سیاسی مفاہمت اور مکالمے کی فضا کو مزید پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔ تمام اداروں کے لیے اپنے آئینی دائرہ کار کی حدود کے اندر رہ کر اپنے آئینی فرائض سرانجام دینا اور ملک میں جمہوری اداروں اور اقدار کو مضبوط تر کرنا ملک کی سالمیت اور استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔ انوار الحق کاکڑ کی وزارت عظمیٰ میں نگراں سیٹ اپ تشکیل پا چکا ہے اور اب متوقع طور پر ملک اگلے عام انتخابات کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تاہم قومی اور عالمی جمہوری قوتیں انتخابات کے پُرامن، شفاف اور آزاد انہ انعقاد پر زور دے رہی ہیں تاکہ ملک معاشی اور سیاسی استحکام کی طرف بڑھے۔

# تیسرا دن

## سیشن نمبر 1 جمہوریت میں میڈیا کا کردار

**مقاصد:**

* جمہوریت کے حوالے سے میڈیا کے کردار کو اجاگر کرنا
* جمہوریت کی مضبوطی اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے میڈیا کے مثبت استعمال کے حوالے سے شرکاء کو آگاہی فراہم کرنا

سرگرمی: الیکشن کی میڈیا کوریج کا تجزیہ کرنا

شرکاء سے حالیہ انتخابات کی میڈیا کوریج کا تجزیہ کرنے کو کہیں۔

* درج ذیل سوالات پر بحث کریں:
* میڈیا نے الیکشن کی کوریج کیسے کی؟
* میڈیا کوریج کی خوبیاں اور کمزوریاں کیا تھیں؟
* میڈیا کوریج کا الیکشن پر کیا اثر پڑا؟

بحث: آزاد اور خود مختار میڈیا کی اہمیت

* جمہوریت میں آزاد اور خود مختار میڈیا کی اہمیت پر بحث کریں۔
* میڈیا کی آزادی کے لیے مشترکہ چیلنجز، جیسے سنسر شپ اور سیلف سنسرشپ سے نمٹیں۔
* آزاد اور خودمختار میڈیا کو سپورٹ کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں۔

سرگرمی: میڈیا خواندگی مہم بنانا

شرکاء سے کہیں کہ وہ میڈیا لٹریسی مہم بنائیں تاکہ لوگوں کو آزاد اور خود مختار میڈیا کی اہمیت کو سمجھنے اور غلط معلومات اور غلط معلومات کی نشاندہی کرنے میں مدد ملے۔

مہم پوسٹر، ویڈیو، سوشل میڈیا مہم، یا کسی اور تخلیقی شکل میں ہو سکتی ہے۔

نتیجہ

تربیتی سیشن کے اہم نکات کا خلاصہ کریں۔

شرکاء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ آزاد اور خودمختار میڈیا کی حمایت کریں اور میڈیا کے مواد کے اہم صارفین بنیں۔

## سیشن نمبر 2 سیڈ پراجیکٹس برائے جمہوریت کی تیاری

**مقاصد :**

* سیڈ پراجیکٹ کے لیے مختلف آئیڈیاز پر غور و فکر اور مشاورت کرنا۔
* سیڈ پروجیکٹ کی تیاری کے لیے شرکاء کی ٹیم سازی کرنا۔

سیڈ پروجیکٹس سے ہماری مراد میڈیا پلیٹ فارمز یا سماجی سرگرمیوں کےذریعے معاشرے میں جمہوری عمل، جمہوری اقدار و اصول اور جمہوری کلچر کو تقویت دینا ، نیز جمہوریت کے فروغ کے لیے نوجوانوں کی کھیپ تیار کرنا جو میڈیا پر یا سماجی سرگرمیوں کے ذریعے جمہوری اقدار و اصول امن و مکالمے کو ترویج دیں اور بوقت ضرورت معاشرے میں پُرتشدد تنازعات کے حل اور سد باب میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

ہم شرکاء سے توقع کرتے ہیں کہ درج ذیل سوالات کی روشنی میں سیڈ پروجیکٹس کے حوالے سے غور و فکر اور مشاورت کریں اور ممکنہ بہترین اور قابل عمل آئیڈیا ز جمع کریں۔

**سرگرمی:سیڈ پراجیکٹس کے لیے آئیڈیاز جمع کرنا**

**مقاصد:**

* سیڈ پراجیکٹس کے لیے مختلف آئیڈیاز پر غوروفکر اور مشاورت کی حوصلہ افزائی کرنا ۔

**سہولت کار کے لیے ہدایات:**

مندرجہ ذیل سوالات کو شرکاء کے سامنے غوروفکر اور باہمی مشاورت کے لیے رکھیں۔

* اپنے پیشہ وارانہ استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کونسے آئیڈیاز پر کام کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں؟
* اگر آپ کسی میڈیا سے منسلک ہیں تو کونسے میڈیا پلیٹ فارم اور کس فارمیٹ پر پیش کردہ آئیڈیاز پر کام کر سکتے ہیں؟
* آپ کا پروجیکٹ معاشرے کے کن طبقات کے مسائل کی نشاندہی اور حل پیش کرتا ہے؟
* مذکورہ پروجیکٹ کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کونسی ممکنہ سرگرمیاں تجویز کرتے ہیں؟
* آپ کی تجویزہ کردہ سرگرمیوں کو مکمل کرنے کے لیے کتنا وقت درکار ہو گا؟
* ان سرگرمیوں کی افادیت اور اثرات کا جائزہ کیسے لیا جائے گا؟

شرکاء کی طرف سے آنے والے آئیڈیاز کو اپنے پاس محفوظ کر لیں اسکے بعدشرکاء کو اگلی سرگرمی کی طرف لے جائیں۔

## سیشن نمبر 3 سیڈ پروجیکٹس کے ابتدائی ڈرافٹ کی تیاری اور پیشکش

**مقاصد:**

* سیڈ پراجیکٹس کے آئیڈیاز کو تحریری شکل میں لانا۔
* سیڈ پراجیکٹس کی ابتدائی آئیڈیاز کی پیشکش ۔

**سرگرمی:** **سیڈ پروجیکٹس کے ابتدائی ڈرافٹ کی تیاری اور پیشکش**

**سہولت کار کے لیے ہدایات:**

* سیڈ پراجیکٹس کو تحریری شکل میں لانے کے لیے شرکاء کی معاونت اور رہنمائی کریں۔
* شرکاء کے پیش کردہ سیڈ پراجیکٹس کو مقررہ پیرائے میں منظم انداز سے مرتب کروائیں۔
* شرکاء کو باری باری اپنے سیڈ پروجیکٹس مقررہ وقت کے اندر پیش کرنے کے لیے کہیں۔
* اپنے علاوہ دیگر تربیت کاروں اور ماہرین کی مدد سے سیڈ پروجیکٹس کے مقررہ وقت اور وسائل میں قابل عمل ہونے اور مؤثر ہونے کا جائزہ لیں اورپروجیکٹ کے تکنیکی پہلوؤں پر فیڈ بیک دیں ۔
* ہر شریک سے کہیں کہ وہ دیئے گئے فیڈ بیک کو قلمبند کرے اور اس کی روشنی میں اپنے سیڈ پروجیکٹ کو مزید بہتر اور مؤثر بنائے۔

## سیشن نمبر4 تاثرات اور اختتامی تقریب

**مقاصد:**

* ورکشاپ کے حوالے سے شرکاء کو تاثرات اور تجاویزکے لیےمو قع فراہم کرنا۔
* شرکاء اور معاونین کا شکریہ ادا کرنا ۔
* ورکشاپ کے تمام ریکارڈز کو محفوظ کرنا۔

پروگرام کے اختتام پر شرکاء سے پروگرام کے بارے میں اظہار خیال کرنے کا کہیں، شرکاء سے فیڈ بیک فارم کے ذریعے ان کے تاثرات لیے جائیں، شرکاء کو سفر خرچ وغیرہ دیا گیا ہے تو اس کی رسیدیں اکھٹی کی جائیں۔ اور ان کو پروگرام میں شرکت کی اسناد دی جائیں۔ پروگرام کے بعد شرکاء کی جانب سے بنائے گئے چارٹ وغیرہ سنبھال لیا جائے۔ پروگرام کی تصاویر، ویڈیو کلپس وغیرہ سنبھال لیا جائے۔ شرکاء کا شکریہ ادا کیا جائے اور کمی بیشی کے لیے ان سے معذرت کی جائے۔ پروگرام پر اٹھنے والے تمام اخراجات کی رسیدیں جمع کی جائیں اور اس کا ریکارڈ رکھا جائے۔پروگرام کا ریکارڈ محفوظ کیا جائے جس میں شرکاء، ان کے تاثرات، چارٹس، تصاویر، ویڈیوز، بینر وغیرہ سب شامل ہوں۔ پروگرام کے بعد تمام شرکاء اور مہمانوں کو پروگرام میں شرکت اور دیگر تمام معاونین کو پروگرام کو کامیاب بنانے پر ان کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اور آئندہ بھی باہمی تعاون کو آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا جائے۔

------\*\*\*\*\*\*------

1. <https://www.oxfordreference.com/search?q=narrative&searchBtn=Search&isQuickSearch=true> [↑](#footnote-ref-2)